© rasailojaraid.com

ذوالکفل بخاری کی یاد میں

ممتاز اطہر

کس قدر عجلت میں تھے تم
آخری مسکان چہرے پر سجائے
زندگی کی بے ثباتی پر
نظر کرتے ہوئے تم
وقت سے باہر نکلتے جارہے تھے
اس زمیں سے،
آسماں سے اور خلا سے دُور
کوئی چیز جیسے
تم کو اپنی سمت کھینچے جارہی تھی
کسی کو ہم اگر
پُرسا بھی دیں تو کیسے لفظوں میں؟
کہ سارے لفظ
گویائی ہی اپنی کھو چکے ہیں
اور تیرے ساتھ ہی
ارضِ مقدس اوڑھ کر
سب سو چکے ہیں

یہ زمیں اپنی طرف کیوں کھینچتی ہے؟
آسماں اوپر کی جانب
کس لیے رکھا گیا ہے؟
اور خلا کا خالی پن کس نے بھرا ہے؟
ان سوالوں کی
الجھتی گتھیوں میں
زندگی کے دست و پا جکڑے ہوئے ہیں
مجھ کو بھی عجلت بہت ہے
وقت سے باہر کا منظر دیکھنے کی
خواہشوں کے ''ڈھیر''☆ پر
کچھ پھول رکھنا چاہتا ہوں
ذات میں،
مٹی کے پیالے کی طرح کے
اک خلاء میں
ایک آوازہ لگا ہے مجھے
آسماں کی آنکھ سے، ٹوٹا ستارہ
اپنی پلکوں پر اٹھانا ہے مجھے
دل کے پینڈے میں پڑا
اِک جرعۂ تلخاب پینا ہے مجھے
اور ابھی کچھ روز
تیرے قرب سے محروم
جینا ہے مجھے

O

☆مدفن

(۲۳/نومبر۲۰۰۹ء)

© rasailojaraid.com